۸ ۔ حضرت خواجہ ہبیرہ چشتی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت: ۱٦۷ھ   مولد: بصرہ

تاریخ وفات: ۷ شوال ۲۷۵ھ یا ۲۷۹ھ یا ۲۸۷ھ   مدفن: بصرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَة،

عِنْدَ ذِكْرِ الأَبْرَارِ تَنْزِلُ الرَّحْمَة

مجھے تو ان حضرات کے حالات پڑھنے میں، بیان کرنے میں نہایت لطف ولذت محسوس ہوتی ہے کیوں کہ ان کے تذکرہ کے وقت، کہتے ہیں کہ تنزل الرحمۃ۔ قرآن کہتا ہے کہ ان کے قصوں میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے عبرت رکھی ہے۔ جب ہم پڑھتے ہیں کہ وہ تین دن صومِ وصال رکھ کر افطار کرتے تھے، تو ہمارے لئے تو ایک روزہ مشکل اور وہ ساری عمر، تین دن، کوئی پانچ دن، کوئی سات دن، کیسے کرتے ہوں گے؟ تو کم از کم ہمیں عبرت تو ہو۔

یہ ہمارے آج کے بزرگ ہیں حضرت خواجہ ہبیرہ۔ جو ہمارا معمولات کا پرچہ ہے، اس میں جو نظم ہے، سلسلہ کے اسماء کو نظم کیا گیا ہے، اس میں ہبیرہ نام آتا ہے۔ تو حضرت شیخ ہبیرہ نور اللہ مرقدہ جمیع علومِ ظاہرہ سے اور علومِ شریعت سے سترہ سال کی عمر میں فارغ ہو گئے تھے۔ اور اس کے بعد ان کا معمول اپنے طور پر انہوں نے بنالیا تھا روزانہ دو ختمِ قرآن۔ ہمارے لئے کتنی بڑی عبرت ہے! ساری عمر کے لئے دو ختم کا ان کا معمول ہے۔ وہ نہ کسی سے بیعت ہیں، مگر اساتذہ ان کو ایسے ملتے تھے، صحبت ایسی ملتی تھی جس سے کام بن جاتا تھا۔

یحییٰ الجلاّء

جیسے عرض کیا تھا یحییٰ الجلاّء۔ بس، جو ان کی گفتگو سنتا تھا، تو دل میں جلاء ان کی گفتگو پیدا کرتی

تھی۔اسی لئے ان کا قصہ تو بتایا تھا،مگر اس کا تتمہ رہ گیا ہے کہ جب ان کو لاتے ہیں،تختہ پر لٹاتے ہیں غسل کے لئے،تو ہاہاہا،ہنس رہے ہیں۔پھر چھوڑ دیتے ہیں،طبیب کو بلاتے ہیں،تو پھر لاشہ،مرا ہوا جسم۔تو لوگوں نے سوچا کہ اب کیا کریں؟تو ان کے بہت خاص،والد صاحب کی میں نے مثال دی تھی کہ ہمارے والد صاحب کے خاص دوست نے پوچھا کہ آپ نے آنکھ یہ کیسے نکالی؟ تو ان کے دوست سے کہا گیا کہ بھئی،تم کچھ کرو۔تو وہ آئے،غسل دیتے گئے اور بولتے گئے کہ تو چاہے ہنستا رہے،میں تو اب تجھے نہلاتا ہوں۔چونکہ وہ بے تکلف رہے ساری عمر،تو وہ ایسا کر سکتے تھے،ورنہ ساری دنیا ڈرتی تھی کہ یہ تو زندہ معلوم ہوتے ہیں،ان کو کیسے ہم غسل دیں اور کفنائیں اور دفن کریں؟

جنت کے مالک کا طالب ہوں

ان کے مصاحب تھے خواجہ ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ۔تو ان کا بھی آخری وقت ہے۔جیسے اخیر وقت میں سکرات کی حالت میں تکلیف محسوس کر کے دعا دیتے ہیں،تو نزع کا عالم ہے اور ان کو جو عیادت کے لئے پہنچے،انہوں نے دعا دی کہ اللہ آپ کو جنت عطا فرمائے۔آپ کے اعمال تو ایسے ایسے تھے،تو نزع کی تکلیف اپنی جگہ پر چھوڑ وہ ہنس پڑے۔

پوچھا دعا دینے والوں نے کہ حضرت،کیا بات پیش آئی؟ کہنے لگے کہ تمہاری دعا پر مجھے ہنسی آ رہی ہے کہ اللہ تمہیں جنت دے۔فرمایا تیس برس ہو گئے،جب میں دعا میں ہوتا ہوں،عبادت سے فارغ ہوتا ہوں،تو جنت میرے سامنے پیش کی جاتی ہے اور میں نے ایک نظر بھر کر اس کو کبھی دیکھا بھی نہیں کہ تجھ سے مجھے کیا لینا دینا۔مجھے تو تیرے مالک کی چاہت،اس کا طالب ہوں،مجھے تیرا مالک چاہئے۔

مرا چیزے نمی باید بجز دیدار یا اللہ

اسی لئے خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ دہرایا کرتے تھے

نہ دنیا دوست می دارم نہ عقبیٰ را خریدارم
مرا چیزے نمی باید بجز دیدار یا اللہ

کہ مجھے نہ آخرت چاہئے، نہ وہاں کی نعمتیں چاہئے، نہ جنت چاہئے، الٰہی! مجھے تو تو چاہئے۔

اسی لئے پہلے بھی سنایا حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کا شعر کہ وہ مستی میں جب جوش میں ہوتے تھے، تو شعر پڑھتے تھے، اے جنت! جنت سے لڑائی، اے جنت! جس طرح ان کو جنت پیش کی گئی، مگر اس کو دیکھتے بھی نہیں خواجہ ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ، تو انہی کے سلسلہ کے ہمارے حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی، دار العلوم دیوبند کے پہلے طالبِ علم، جنت کو خطاب کرتے ہیں

اے جنت! تجھ میں حور و غلمان رہتے ہیں اے جنت تجھ میں حور و غلمان رہتے ہیں
ہم نے مانا کہ ضرور رہتے ہیں
مگر اے جنت! میرے دل کا طواف کر اس میں حضور رہتے ہیں

یا تو اللہ کو، اس کے رسول، دونوں کو بیک وقت بسالو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں بھی یہ مرتبہ عطا فرمائے۔

مجاہدات

خواجہ ہبیرہ تو ابھی ٹین ایج (teenage) کے ہیں، فارغ ہوئے ہیں ابھی، سترہ برس کے۔ اور فارغ ہونے کے بعد ہی، ساتھ ہی، انہوں نے اپنا معمول بنالیا تھا روزانہ دو ختم۔ نہ کسی سے بیعت، نہ کوئی سلسلہ، تیس برس تک یہ مجاہدہ کرتے رہے۔ پھر یہ دیکھتے ہیں کہ بڑے بڑے صاحبِ احوال لوگ ہوتے ہیں اور میں تو تیس برس گزر گئے، خالی خولی ہوں، کچھ ہے ہی نہیں، کچھ پتہ ہی نہیں چلتا، تو غیب سے آواز آئی۔

نداءِ غیبی

اب بہت سی چیزیں جو اس وقت موقوف ہوگئیں، پہلے زمانہ کی، وہ ایک بنائی ہوئی اسٹوری (story) لوگوں کو معلوم ہوتی ہوگی کہ ندا، آواز آتی ہے، لوگ بیٹھے سن رہے ہوتے ہیں، آسمان سے آواز آرہی ہے، سب سن رہے ہیں، بکثرت یہ واقعات ہوتے تھے۔ اب یہ خواب، اچھے خواب رہ گئے ہیں۔

حضرت ہبیرہ بہت پریشان کہ الٰہی! تیس برس گزر گئے اور میرا کام نہیں بن رہا ہے، تو غیب سے آواز آئی کہ اگر تمہیں فقیری چاہئے، تو خواجہ حذیفہ مرعشی سے بیعت کرو۔ تب جاکر ان کی خدمت میں پہنچے۔

اللہ تعالی نے یہاں تک نوازا، یہاں تک نوازا، فرماتے ہیں کہ میرے شیخ خواجہ مرعشی مجھے خلافت کے کلمات فرما رہے ہیں کہ میری طرف سے تمہیں بیعت کی اجازت ہے اور خلافت ہے، تو میں سامنے اس دنیا کے بجائے تمام ارواح کو دیکھ رہا ہوں، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پاکیزہ جماعت کے ساتھ تشریف فرما رہے ہیں اور ہمیں مبارک باد دے رہے ہیں کہ اس خلافت پر تمہیں مبارک باد۔ کیسے کیسے لوگ گزرے ہیں!